جنگ کا خطرہ اور اہل ہند کا فرض

بلقانی ملکوں پر جرمنی کے قبضہ نے اور عراق میں حکومت برطانیہ کے خلاف شورش نے جنگ کے خطرات کو ہندوستان کے بالکل قریب کر دیا ہے۔ اتنا قریب۔ کہ کہا جا سکتا ہے۔ جنگ نہایت سرعت کے ساتھ ہندوستان کے دروازے پر پہنچ رہی ہے۔ کیونکہ اگر عراق میں جنگ پھیل گئی۔ تو جرمنی اور اٹلی کے متحدہ سیلاب اور ہندوستان کے درمیان صرف سلطنت ایران رہ جائے گی۔ ان حالات میں اہل ہند پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مختصراً یہ کہ ملک میں امن قائم رکھنا۔ اور جنگ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن امداد دینا ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔

وزیر اعظم پنجاب اور ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے حال میں جہاں یہ ذکر کیا ہے کہ ہندوستان پر دشمن کے حملہ کا خطرہ ہے وہاں یہ بھی اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ اگر ہمارے ملک پر حملہ ہوا۔ تو ہم ہر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ حتےٰ کہ اس امر کے انتظام بھی کئے جا چکے ہیں۔ کہ اگر حملہ ہوا کے راستے ہو۔ تو بھی اس کا مقابلہ کیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس تیاری کو مکمل اور کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر شخص جس رنگ میں بھی اس میں حصہ لے سکتا ہے لے۔ اور اسے اپنا اہم فرض سمجھے۔ تاکہ اول تو آنے والے خطرہ کو ہندوستان سے دور ہی رکھا جا سکے۔ اور اگر وہ پہنچ ہی جائے۔ تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے۔

اس سلسلہ میں سب سے ضروری بات تو یہ ہے۔ کہ جھوٹی افواہوں کو نہ تو پھیلایا جائے اور نہ ان پر یقین کیا جائے۔ بلکہ ان کی تردید کی جائے۔ کیونکہ جھوٹی افواہیں جو ملک کے دشمنوں کی طرف سے پھیلائی جاتی ہیں۔ بہت شرانگیز ثابت ہوتی ہیں۔ اسی طرح جرمنی کی عارضی کامیابیوں سے مایوس اور مضطرب نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ امید رکھنی چاہیئے کہ آخری فتح برطانیہ کی ہوگی۔ برطانیہ جس استقلال اور بہادری سے دشمن کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اور وزیر اعظم برطانیہ نے حال میں برطانیہ کے جس عزم و ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ برطانیہ جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہر قربانی پیش کر دے گا۔ پس اہل ہند کا فرض ہے کہ برطانیہ کو ہر قسم کی امداد دیں۔ جو لوگ فوج کے کسی محکمہ میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔ بہادری اور دلیری کے ساتھ بھرتی ہوں۔ اور جو جنگی فنڈوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ان میں شریک ہوں۔ اس وقت تک ڈیفنس کے قرضوں میں مختلف صوبے جو حصہ لے رہے ہیں۔ اس کے لحاظ سے پہلے نمبر پر بنگال۔ دوسرے نمبر پر بمبئی اور تیسرے پر پنجاب ہے۔ پوسٹل سرٹیفکیٹ وغیرہ چھوٹے قرضوں میں پنجاب کا دوسرا نمبر ہے۔ زندہ دلان پنجاب کو چاہیئے۔ کہ مالی امداد دینے میں بھی پہلا نمبر حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اس جد وجہد کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ ملک میں امن قائم رکھنے کی پوری کوشش کی جائے۔ اور کوئی ایسی بات نہ کی جائے۔ جو فرقہ وارانہ کشمکش اور لڑائی جھگڑے کا موجب ہو۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنی ایک حالیہ تقریر میں کہا:- "یہ وقت شکایات کا نہیں نہ ہی فرقہ وارانہ یا شہری یا دیہاتی جھگڑوں کا ہے۔ اور نہ تجار اور کسانوں کے تنازعات کا ہے۔ تمام پارٹیوں۔ اور فرقوں کو فیاضی سے کام لیتے ہوئے اپنے اختلافات کو مٹا دینا چاہیئے۔ اور کم از کم جنگ کے خاتمہ تک ان جھگڑوں کو ختم کر دینا چاہیئے ان جھگڑوں کی بجائے دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ملک کی بہترین خدمت سرانجام دے رہے۔ اور جنگ کی فتح کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں"۔

یہی باتیں دوسرے صوبوں کے لوگوں کے لئے بھی کہی جا سکتی ہیں۔ سیاسی پارٹیوں سے بھی کہی جا سکتی ہیں۔ اور ان کا فرض ہے۔ کہ ان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ کیا جب کسی کا گھر خطرہ میں ہو تو اس وقت اس گھر میں رہنے والوں کے لئے یہ مناسب ہوتا ہے۔ کہ اپنے جھگڑے کے لئے آپس میں دست و گریباں ہوں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو آج جبکہ تمام ہندوستان کو شدید خطرہ درپیش ہے۔ کیا ضروری نہیں ہے۔ کہ ہندوستان کو اس خطرہ سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے اور حکومت برطانیہ کو جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی مدد دی جائے۔ کیونکہ ہندوستان کی حفاظت حکومت برطانیہ کی کامیابی۔ اور فتح کے ساتھ وابستہ ہے۔

پس ہندوستان کے ہر مذہب و ملت کے لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اس وقت سب سے مقدم ہندوستان کی حفاظت کو سمجھیں۔ اور ساری کوششیں اس کے لئے صرف کر دیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جنگ میں برطانیہ کی کامیابی ہندوستان کے درجہ کو پہلے سے بہت زیادہ بلند کر دیگی۔ اور اہل ہند کو وہ حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ جن کے وہ متمنی ہیں۔ ورنہ دوسری صورت میں جو مصائب اور آلام پیش آ سکتے ہیں۔ ان کا تصور بھی ناقابل برداشت ہے۔ اس صاف اور سیدھی بات کو پیش نظر رکھ کر اپنے ملک کی حفاظت کر کے اپنی عزت و آبرو

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ہجرت ۱۳۲۰ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے

شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

ضلع گورداسپور میں چار ماہ میں آٹھ سو اصحاب نے بیعت کی

مقامی تبلیغ کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۴۱ء کے پہلے چار ماہ میں آٹھ سو اصحاب نے بیعت کی ہے الحمد للہ۔ دفتر دعوۃ و تبلیغ ضلع میں ایک خاص رَو پیدا ہو رہی ہے بیعت کرنا بھی اپنی ذات میں تبلیغ ہوتی ہے۔ اس اور سطا لب طباع میں احرار کی اسلامی غداری اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کی وجہ سے خاص رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ چونکہ علاقہ میں ایک لہر چل رہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اس وقت کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اور اب ضرورت ہے کہ جماعت کے مخلص اور مقتدر اصحاب اپنا وقت دے کر ہماری مدد فرمائیں جو اصحاب پنشنر ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اس کار خیر کے لئے وقف کریں۔ جو دوست باہر کام نہ کر سکتے ہوں۔ ان سے دفتر میں کام لیا جائیگا۔ اور جو دوست ملازم ہیں یا زمیندار وہ اپنی رخصتوں اور فارغ ایام کو وقف کریں۔ اور ان ایام میں ضلع گورداسپور کے کسی گاؤں میں مقامی تبلیغ کے زیر انتظام بیٹھ کر تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ برکت دیگا۔ مقامی تبلیغ کا کام تحریک جدید کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی جو شقیں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں تبلیغ پر خاص زور دیا ہے۔ اور حضور کی اس تحریک پر مقامی تبلیغ کا کام شروع کیا گیا ہے۔ اس میں جو دوست کام کر رہے ہیں۔ وہ اپنا فرض منصبی بھی ادا کرتے ہیں۔ اور تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تحریک جدید کی اشاعت سے کئی سال قبل بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس رنگ میں کام کرنے کے متعلق خواہش فرما رہے تھے۔ مگر کبھی کسی وجہ سے یہ امر ملتوی ہوتا رہا۔ لیکن تحریک جدید کی اشاعت کے بعد جب جماعت کو ہر رنگ کی نفلی عبادات پر زور دینے کے لئے حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا تو یہ کام شروع کر دیا گیا۔ جیسا کہ کئی ایک رپورٹوں میں اس سے قبل شائع کیا جا چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین کو اس تحریک کے ساتھ گہری دلچسپی ہے۔ اور حضور اس صیغہ کے اخراجات کے لئے مقررہ رقم ماہانہ عطا فرما رہے ہیں۔

مقامی تبلیغ کا کام علاوہ باقاعدہ کارکنوں کے آنریری وقف کرنے کی مدد سے بھی چل رہا ہے۔ چنانچہ قادیان سے دو صد کے قریب خود اس وقت تک بہ تحریک حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب باہر تبلیغ پر جا چکے ہیں۔ اب میں بیرونی جماعتوں کے مخلص اور مقتدر اصحاب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دوران سال میں کم از کم ایک ماہ مقامی تبلیغ کے زیر انتظام قادیان کے ماحول میں تبلیغ کریں۔ اس سلسلہ میں چودھری محمد الدین صاحب نمبردار چک ۵۶۵ نے مقامی تبلیغ کے زیر انتظام ایک مہینہ کام کرنے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

(۲) گزشتہ سال جماعت احمدیہ اٹھوال۔ دنجواں۔ دھرم کوٹ بگہ۔ بیری گھوڑیواہ۔ ماڑی بچیاں۔ تلونڈی جھنگلاں کلو سوہل۔ چھچھر یالہ۔ بدووال نے ہمارے کام میں خاص طور پر مدد کی تھی۔ اب جبکہ یکم مئی ۱۹۴۱ء سے نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ سٹھیالی نے اپنے ارد گرد کے دیہات میں تبلیغ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور عزم کیا ہے کہ ایک مہینہ میں کم از کم ۲۰ افراد کے قریب احمدی بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے۔ چنانچہ مئی کے پہلے ہفتہ میں اس جماعت نے چار کس کی بیعت کرائی ہے۔ دوسری جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ تبلیغ پر زور دیں۔ اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ ہر جماعت کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ انکی تعداد سال کے اختتام تک دگنی ہو جائے۔ اور ہر احمدی ہر سال ایک احمدی بنائے۔ (۳) مسٹر ایم رلے خان بیرون اکبری گیٹ لاہور نے صیغہ مقامی تبلیغ کو ایک خیمہ دیا ہے جس کے لئے انکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ دو اصحاب نے سائیکل دیئے ہیں۔ ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ صیغہ ہذا کے لئے اور سائیکلوں کی ضرورت ہے۔ جن احباب کے پاس پرانے سائیکل ہوں وہ ہمیں بھجوا دیں۔ تاکہ ہم مرمت کرا کر ان سے کام لے سکیں۔ اس وقت سائیکل بہت مہنگے ہو گئے ہیں۔ نئے خرید کرنے مشکل ہیں۔ خاکسار فتح محمد سیال

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مباہلہ کرنیوالوں میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اعجاز احمدی میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

(۲) "یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو وہ کونسی کتاب ہے۔ جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے ہم نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو۔ وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ بات کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے۔ بلکہ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے تھے۔ ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے۔ . . . . ہاں اتنی بات صحیح ہے۔ کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں تو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوتے ہیں۔ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں کہ یہ ہم نے کہاں لکھا ہے۔ کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

چندہ تحریک کے وعدے ۳۱ مئی تک پورے کئے جائیں

مخلصین جماعت احمدیہ بتوفیق الہیٰ تحریک جدید کی طوعی اور نفلی قربانیوں میں حصہ لیتے آ رہے ہیں۔ اور ساتویں سال میں بھی ان کا وعدہ ہے۔ یہ سچ ہے کہ یہ وعدہ سال کے آخر تک انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو جائیگا۔ مگر اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو احباب اپنے وعدے ابتدائے سال میں پورے کرتے ہیں۔ وہ جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ ثواب کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ وہاں وہ السابقون میں شامل ہو جاتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ ساتویں سال میں سے چھ ماہ ۳۱ مئی کو گزر جائیں گے۔ اور ظاہر ہے کہ ہر وعدہ کرنے والے کو کم سے کم اتنا تو کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اگر سالم رقم وعدے کی چھ ماہ میں نہ ادا کر سکتا ہو۔ تو نصف تو ادا کر دے۔ اور اس طرح وہ اپنی ادائیگی پر ثواب پانے والا ہو۔ اب جبکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر وعدہ کرنے والے سے مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ ۳۱ مئی تک ادا کرے۔ اس لئے کہ تحریک جدید کو اس وقت قسط ادا کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ اپنے امام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جو لوگ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے سو فی صدی پورے کرینگے یا جو جماعتیں اپنے وعدوں کا بحیثیت جماعت سو یا ستر فی صدی حصہ داخل کریں گی۔ ان کی فہرست چندہ سو فی صدی ادا کرنے والے افراد اور سو یا ستر فی صدی داخل کرنے والی جماعتوں کے کارکنوں کے نام ۳۱ مئی کے بعد دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ شائع کر دیئے جائیں گے۔ پس ہر شخص کو اور ہر عہدہ دار کو مئی تک اپنا وعدہ پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباہلہ سے فرار

اور عدم تعیین عذاب کا جھوٹا عذر

از جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے۔

حضرت مسیح موعود کا چیلنج

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم علماء پر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے علمی رنگ میں حجت پوری ہو چکی۔ تو اللہ تعالیٰ کے منشاء اور حکم کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحانی رنگ میں اپنے ایک قہری نشان کے ذریعہ ان لوگوں کو حق کے سمجھانے کی کوشش کی۔ اور اپنی کتاب "انجام آتھم" میں قریباً ایک سو اکتیس علماء اور شیوخ کو مباہلہ کا چیلنج دیا یہ کتاب جس میں چیلنج درج ہے۔ ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء کو شائع ہوئی جس کی ایک ایک کاپی ان تمام علماء اور شیوخ کو بذریعہ ڈاک روانہ کر دی گئی جن کے نام فہرست مباہلہ میں شائع کئے گئے تھے۔ تا کسی صاحب کی طرف سے بعد میں عذر نہ کر دیا جائے۔ کہ مجھے اطلاع نہیں ہوئی۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کی حیلہ سازیوں اور حجت بازیوں سے اچھی طرح واقف تھے۔ اس لئے آخر میں یہ بھی اعلان فرما دیا۔ کہ

"ان حضرات کی خدمت میں یہ رسالہ پیکٹ کر کے بھیجا جاتا ہے۔ لیکن اگر اتفاقاً کسی صاحب کو نہ پہونچا ہو۔ تو وہ اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بذریعہ رجسٹری کر کے بھیجا جائے" (ص ۷۲)

مولوی ثناء اللہ صاحب اور مباہلہ

جن لوگوں کو نام بنام دعوت دی گئی تھی۔ ان میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام نمبر گیارہ پر ہے۔ اور یہ یقینی امر ہے کہ یہ دعوت مباہلہ جو آج سے قریباً ۴۴ سال پہلے شائع کی گئی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ہاتھ میں پہونچ گئی تھی۔ اور یہ چیلنج مباہلہ جو اس امرتسری مولوی کو انجام آتھم میں دیا گیا تھا۔ کبھی واپس نہیں لیا گیا۔ بلکہ متعدد مرتبہ دہرایا گیا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ اس عرصہ میں کبھی مقابلہ میں نہیں آئے۔ اور مختلف نامعقول عذرات اور بہانوں سے اس موت کے پیالہ کو ٹالتے رہے۔ لیکن پبلک اور اپنے دام افتادہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے بار بار اعلان کرتے رہے۔ کہ ہم مباہلہ کے لئے با قسم مؤکد عذاب اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ یہاں تک کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی آخری تحریر بھی اس بات کا ثبوت مہیا کرتی ہے۔ یہ ایک عذر لنگ ہے جو مولوی صاحب مذکور اور بعض دیگر علماء نے پیش کیا۔ اور جو یہ تھا۔ کہ ہمارے لئے کسی عذاب کی تعیین کی جائے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنتِ الٰہی کے مطابق جس قدر تعیینِ عذاب ممکن تھی۔ کر دی تھی۔ چنانچہ جو الٰہ "انجام آتھم" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ طریق مقابلہ اور تعیین عذاب کے متعلق مندرجہ ذیل ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ ص ۶۵ تا ص ۶۷:-

طریق مباہلہ اور تعیین عذاب

"سو اب اٹھو۔ اور مباہلہ کے لئے طیار ہو جاؤ۔ تم سن چکے ہو۔ کہ میرا دعوے دو باتوں پر مبنی تھا۔ اول نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ پر۔ دوسرے الہامات الٰہیہ پر۔ سو تم نے نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ کو قبول نہ کیا اور خدا کے کلام کو یوں ٹال دیا جیسا کہ کوئی تنکا توڑ کر پھینک دے۔ اب میرے بناءِ دعوے کا دوسرا شق باقی رہا۔ سو میں اس ذاتِ قادر وغیور کی آپ کو قسم دیتا ہوں۔ جس کی قسم کو کوئی ایماندار رد نہیں کر سکتا۔ کہ اب اس دوسری بناء کے تصفیہ کے لئے مجھ سے مباہلہ کر لو۔

اور یوں ہوگا۔ کہ تاریخ اور مقام مباہلہ کے مقرر ہونے کے بعد میں ان تمام الہامات کے پرچہ کو جو لکھ چکا ہوں۔ اپنے ہاتھ میں لے کر میدان مباہلہ میں حاضر ہوں گا۔ اور دعا کروں گا۔ کہ یا الٰہی اگر یہ الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں۔ میرا ہی افترا ہے۔ اور تو جانتا ہے۔ کہ میں نے ان کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ یا اگر یہ شیطانی وساوس ہیں۔ اور تیرے الہام نہیں۔ تو آج کی تاریخ سے ایک برس گذرنے سے پہلے مجھے وفات دے۔ یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو۔ اور اس سے رہائی عطا نہ کر جب تک کہ موت آ جائے۔ تا میری ذلت ظاہر ہو۔ اور لوگ میرے فتنہ سے بچ جائیں کیونکہ میں نہیں چاہتا۔ کہ میرے سبب سے تیرے بندے فتنہ اور ضلالت میں پڑیں اور ایسے مفتری کا مرنا ہی بہتر ہے۔ لیکن اے خدائے علیم و خبیر! اگر تو جانتا ہے کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں۔ تیرے ہی الہام ہیں۔ اور تیرے مونہہ کی باتیں ہیں۔ تو ان مخالفوں کو جو اس وقت حاضر ہیں۔ ایک سال کے عرصہ تک نہایت سخت دکھ کی مار میں مبتلا کر۔ کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم۔ اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون۔ اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگِ دیوانہ کا شکار بنا۔ اور کسی کے مال پر آفت نازل کر۔ اور کسی کی جان پر اور کسی کی عزت پر۔ اور جب میں یہ دعا کر چکوں۔ تو دونوں فریق کہیں۔ کہ آمین۔ ایسا ہی فریق ثانی کی جماعت میں سے ہر ایک شخص جو مباہلہ کے لئے حاضر ہو۔ جناب الٰہی میں یہ دعا کرے۔ کہ اے خدائے علیم و خبیر ہم اس شخص کو جس کا نام غلام احمد ہے۔ درحقیقت کذاب اور مفتری اور کافر جانتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص درحقیقت کذاب اور مفتری اور کافر اور بے دین۔ اور اس کے یہ الہام تیری طرف سے نہیں۔ بلکہ اپنا ہی افترا ہے۔ تو اس امتِ مرحومہ پر یہ احسان کر۔ کہ اس مفتری کو ایک سال کے اندر ہلاک کر دے۔ تا لوگ اس کے فتنہ سے امن میں آ جائیں۔ اور اگر یہ مفتری نہیں۔ اور تیری طرف سے ہے۔ اور یہ تمام الہام تیرے ہی مونہہ کی پاک باتیں ہیں۔ تو ہم پر جو اس کو کافر اور کذاب سمجھتے ہیں۔ دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب ایک برس کے اندر نازل کر۔ اور کسی کو اندھا کر دے۔ اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون۔ اور کسی کو مصروع۔ اور کسی کو سانپ یا سگِ دیوانہ کا شکار بنا۔ اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان پر۔ اور کسی کی عزت پر۔ اور جب یہ دعا فریق ثانی کر چکے۔ تو دونوں فریقین کہیں۔ کہ آمین۔ اور یاد رہے۔ کہ اگر کوئی شخص مجھے کذاب اور مفتری تو جانتا ہے۔ مگر کافر کہنے سے پرہیز رکھتا ہے۔ تو اس کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی دعائے مباہلہ میں صرف کذاب اور مفتری کا لفظ استعمال کرے جس پر اس کو یقین دلی ہے:۔

اور اس مباہلہ کے بعد اگر میں ایک سال کے اندر مر گیا۔ یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا ہو گیا۔ جس میں جانبری کے آثار نہ پائے جائیں۔ تو لوگ میرے فتنہ سے بچ جائیں گے"

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام "انجام آتھم" کے صفحہ ۶۷ پر لکھتے ہیں:۔

"لیکن اگر خدا نے ایک سال تک مجھے موت اور آفاتِ بدنی سے بچا لیا اور میرے مخالفوں پر قہر اور غضبِ الٰہی کے آثار ظاہر ہو گئے۔ اور ہر ایک ان میں سے کسی نہ کسی بلا میں مبتلا ہو گیا۔ اور میری بد دعا نہایت چمک کے ساتھ ظاہر ہو گئی۔ تو دنیا پر حق ظاہر ہو جائے گا۔ اور یہ روز کا جھگڑا درمیان سے اٹھ جائیگا۔ میں دوبارہ کہتا ہوں۔ کہ میں نے پہلے اس سے کبھی کلمہ گو کے حق میں بد دعا نہیں کی۔ اور صبر کرتا رہا۔ مگر اس روز خدا سے فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اس کی عظمت و عزت کا دامن پکڑ دوں گا۔ کہ تا ہم میں سے فریق ظالم۔ اور دروغ گو کو تباہ کر کے اس دینِ متین کو شریروں کے فتنہ سے بچا وے"

میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آئیں۔ ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگر وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کرونگا اور اگر میں مرگیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔

میرے مباہلہ میں یہ شرط ہے۔ کہ اشخاص مندرجہ ذیل میں سے کم سے کم دس حاضر ہوں۔ اس سے کم نہ ہوں۔ اور جس قدر زیادہ ہوں۔ میری خوشی اور مراد ہے۔ کیونکہ بہتوں پر عذاب الہیٰ کا محیط ہو جانا ایک ایسا کھلا نشان ہے جو کسی پر مشتبہ نہیں رہ سکتا۔

ناظرین کرام آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ شرائط مباہلہ کیسی صاف اور سادہ اور صداقت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔ اور تعیین عذاب جس قدر الہیٰ سنت کے مطابق ممکن ہے کردی گئی ہے۔ اب ناظرین حیران ہوں گے کہ جب مباہلہ کے شرائط میں تعیین عذاب کردی گئی ہے۔ اور یہ لکھ دیا گیا ہے کہ فریق مخالف پر مندرجہ ذیل عذابوں میں سے کوئی نہ کوئی ضرور آئیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"لیکن اے خدائے علیم وخبیر اگر تو جانتا ہے۔ کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں۔ تیرے ہی الہام ہیں۔ اور تیرے ہی مونہہ کی باتیں ہیں۔ تو ان مخالفوں کو جو اس وقت حاضر ہیں ایک سال کے عرصہ تک نہائت سخت دکھ کی مار میں مبتلا کر کسی کو اندھا کردے۔ اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا۔ اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان پر اور کسی کی عزت پر۔ اور جب میں یہ دعا کر چکوں تو دونوں فریق کہیں کہ آمین

(انجام آتھم ص۶۶)

قرآن کریم میں عذاب کا ذکر

حالانکہ قرآن شریف میں صرف یہ ہے کہ مباہلین میں سے جو گروہ جھوٹا ہوگا۔ اس پر اللہ تعالےٰ کی لعنت ہوگی۔ اور وہ ملعون ہو جائے گا۔ قرآن شریف میں تو اس قدر صراحت اور ملعون ہونے کی شرط کافی سمجھی جاتی ہے۔ اور اس پر غیر معین عذاب ہونے کا اعتراض نہیں کیا جاتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر باوجود کافی تصریحات کے پھر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ تعیین عذاب نہیں کی گئی۔ یہ کہاں کا تقوےٰ اور دیانتداری ہے۔ قرآن شریف میں عذاب کے متعلق عام طور پر اسی قسم کی تصریحات ہیں مثلاً اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل ھو القادر علیٰ ان یبعث علیکم عذاباً من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعاً و یذیق بعضکم باس بعض۔ انظر کیف نصرف الآیات لعلھم یفقھون (سورۃ انعام آئت ۶۶)

اس آئت شریفہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ قادر ہے۔ کہ وہ کافروں پہ اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔ یا پیروں کے نیچے سے کوئی عذاب بھیجدے یا اقوام کی آپس میں جنگ وجدل ہو جائے اور اس میں ہلاک ہو جائیں۔ فوق عذاب سے مثلاً ہواؤں سے یا ژالہ باری سے یا بارش کی کثرت سے۔ یا کسی حاکم یا بادشاہ کے ذریعہ سے ذلیل وخوار کیا جانا۔ یا ایسی ہوائیں چلنا جن میں بیماری کے جراثیم ہوں۔ جن سے وبائیں پھیل جائیں۔ چنانچہ پنجاب میں وبائی بیماریوں کو "ہوائی بیماریاں" بھی کہتے ہیں۔ من تحت ارجلکم کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ رعایا بغاوت کردے۔ یا اپنی اولاد یا ماتحت لوگ فریق مخالف کے گروہ میں شامل ہو جائیں۔ جن سے وہ ذلیل ہو جائے یا زلازل سے زمین پھٹ جائے۔ اور انسان غرق ہو جائیں۔

قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اصبح ماؤکم غوراً فمن یاتیکم بماء معین (سورہ ملک ع۲) زمین کی تہ کا پانی خشک ہو جائے اور اس طرح ملک یا علاقہ برباد ہو جائے یہ سب اقسام عذاب الہیٰ کے ہیں۔

چونکہ وما یعلم جنود ربک الا ھو (سورۂ مدثر) اللہ تعالےٰ کے لشکروں کو سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ موجودہ زمانہ کے کفار پر کس قسم کا عذاب آئے گا۔

ان امور کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ اہل اللہ یعنی خدا تعالےٰ کے بندے اپنے مقاصد میں کامیاب اور سرخرو ہو جائیں۔ اور ان کے معاند ہلاک ہو جائیں۔ اور یہ کافی تعیین ہے عذاب کی۔ اس سے زیادہ تعیین کی ضرورت نہیں۔

جھوٹے عذرات

ناظرین کرام حیران ہوں گے۔ کہ جب اس قسم کی تعیین عذاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے کردی گئی تھی۔ تو پھر مولوی ثناء اللہ اور دیگر سلسلہ عالیہ کے معاندین کی طرف سے تعیین کا مقصد کیا تھا۔ اور تعیین کا عذر کیوں پیش کیا گیا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ مباہلہ کے لئے ہرگز تیار نہ تھے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مباہلہ نہ کیا۔ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم الشان سچائی کے نشان کو مشتبہ بھی کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے یہ عذر پیش کرتے رہے۔ کہ ہم اس صورت میں مباہلہ کرتے ہیں۔ کہ عذاب فوری طور پر آئے۔ اور ہمارے لئے اس قسم کی تعیین کردی جائے۔ کہ مثلاً مباہلہ کرنے کے بعد فوری طور پر ہمارے اوپر بجلی گرے۔ اور ہم سارے کے سارے چند منٹ کے اندر خاکستر ہو جائیں یا یہ کہ ہمیں اسی وقت زمین نگل جائے ایک صاحب نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ میں اس صورت میں مباہلہ کرتا ہوں۔ کہ مباہلہ تو میں کروں۔ مگر تمام جہان کے مسلمان جو آپ کے دعوے کو نہیں مانتے مر جائیں۔ اس قسم کے عذرات محض فرار کی راہ اختیار کرنے کیلئے گھڑے گئے۔ والّا انکا اور کوئی مقصد نہ تھا۔ کیونکہ ملاعنہ کی صورت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صریح الفاظ لما حال الحول موجود ہیں۔ کہ عذاب سال کے اندر اندر آئیگا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ کی کہی بات کے خلاف کوئی مسلمان کسی قسم کا ادعا نہیں کرسکتا۔ اور نہ مطالبہ کرسکتا ہے۔ ایسا مطالبہ کرنا درحقیقت زندیقیت کی رگ کی وجہ سے ہے۔

پھر یہ امر تو فریقین کے لئے مساوی ہے۔ اگر ہم اپنے مدمقابل کے لئے ایک سال کی میعاد رکھتے ہیں۔ اور عذاب کی نوعیت مخصوص نہیں کرتے۔ تو ہم اپنے لئے بھی یہی شرط لگاتے ہیں۔ جبکہ فریقین کے لئے ایک ہی شرط ہے تو اس میں دھوکے کی کوئی گنجائش نہیں رہجاتی حقیقت یہی ہے کہ یہ لوگ مباہلہ کے لئے تیار نہیں تھے۔ اور ادھر ادھر کے بہانے بناکر اس مصیبت کو سر سے ٹالتے رہے۔

اتفاقات کس کے حق میں تھے

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آپ حسن بن صباح کی طرح اتفاقات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن ان شرائط مباہلہ میں دیکھ لیجئے کہ جتنی اتفاقات کی باتیں ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہیں۔ اور آپ کے مخالفین کے حق میں ہیں۔ مثلاً موت اور بیماریوں اور جسمانی آفات کے حاملہ میں عمر کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ یعنی نوجوان انسان کے لئے زندہ اور تندرست رہنے کے زیادہ اتفاقات اور توقعات ہوتی ہیں۔ لیکن جو بوڑھا ہوچکا ہو۔ اور صحت کمزور ہوچکی ہو۔ اس کے لئے زندہ رہنے کے اتفاقات کم ہوتے ہیں۔ جب انجام آتھم میں مباہلہ کا اعلان کیا گیا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے ملک کے لحاظ سے بوڑھے ہو چکے تھے۔ کیونکہ اس وقت آپ کی عمر قریباً ۶۴ سال کی تھی۔ چنانچہ اسی انجام آتھم میں حضور ایک جگہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نحیف البدن اور عمر رسیدہ آدمی ہوں۔ اور کئی ایک قسم کے جسمانی امراض میں مبتلا ہوں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب اس وقت قریباً ۲۵ سالہ نوجوان تھے۔ باوجود اس کے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اتفاق سے فائدہ نہ اٹھایا۔ کیوں اس لئے کہ حق کا رعب تھا۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنے عقائد پر وہ یقین اور بصیرت حاصل نہیں تھی جو اس قسم کے مقابلہ کی تیاری کرتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں سے ایک الہام ہے "نُصِرتُ بالرعب" اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُعب کے ساتھ نصرت فرمائی۔ یہ سچائی کا رُعب تھا۔ کہ جس کی وجہ سے اس وقت مولوی ثناء اللہ صاحب باوجود جوان اور صحیح البدن ہونے کے مقابلہ میں نہ آئے۔ اور اس واقعہ کے ۱۰ سال بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر ان کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ تو ڈر کے مارے حواس باختہ ہو کر کہنے لگے۔ کہ یہ طریق منہاج نبوت نہیں ہے۔ اس طریق سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ آپ مستجاب الدعوات ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں تو آپ میرے لئے دعا کریں کہ میں زندہ رہوں۔ اور آپ کی صداقت کے نشانات دیکھوں۔ اور آپ کی ہدایت سے مستفیض ہوں۔ مر گئے تو کیا دیکھیں گے۔ اور کیا ہدایت پائیں گے۔ لیکن یہ اتنے وزعوبیوں کی طرح جب عذاب کا وقت گذر گیا۔ تو ڈھینگیں مارنی شروع کر دیں۔ لیکن یہ لاف وگزاف بھی دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ چنانچہ جب برادرم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے بوعدہ انعام قسم کھانے کے لئے کہا۔ تو اس سے انکار کر دیا۔ اور فرار کی راہ اختیار کی۔ ہاں اس بات کے تسلیم کرنے کے لئے ہم تیار ہیں کہ مولوی صاحب قسم کھانے یا مباہلہ کے انکار کے باوجود ساتھ ساتھ گالیاں بھی دیتے رہے۔ تاکہ ان کے ہم خیال یہ نہ سمجھیں۔ کہ مولوی صاحب نے بالکل ہی ہتھیار پھینک دیئے ہیں

غرض جن لوگوں کو نام بنام بلایا گیا تھا ان کی تعداد ۱۳۱ کے قریب ہے۔ ان میں کثرت سے ایسے لوگ تھے۔ جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عمر میں کم تھے اور صحت بھی ان کی اچھی تھی۔ پھر ان فرضی علم برداران اسلام کو کیا ہو گیا کہ کوئی بھی مقابلہ میں نہ آیا۔ ان لوگوں کے نام ان چیدہ علماء اور فقراء کے زمرہ میں سے انتخاب کئے گئے تھے جن کا دعویٰ ہے کہ ہم ہر وقت اسلام کے لئے جان قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جب جان دینے کا موقعہ آیا۔ تو بہت ہی کم مقابلہ میں آئے۔ کیا اس سے ہم یہ سمجھیں۔ کہ ان کو اسلام کی سچائی پر ایمان نہ تھا۔ یا خود اپنے ایمان میں شبہ تھا۔ یا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ان کے دلوں میں گھر کر چکی تھی۔ اور وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی لعنت سے بچنا چاہتے تھے۔ کیا یہ تعجب انگیز بات نہیں ہے۔ کہ انکے زعم میں جھوٹا مفتری علی اللہ اور ایک دھوکہ باز انسان جو کہ امت محمدیہ کو تباہ کر رہا تھا۔ وہ ان کو خدائی فیصلہ کی طرف للکارتا ہے۔ اور خدا کی عدالت میں انکو کھینچتا ہے۔ لیکن وہ سب کے سب خاموش رہ جاتے ہیں۔ کیا یہ اسلام سے غداری نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت جو انجام آتھم سے درج کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ سارے کے سارے اتفاقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف تھے اور مخالفین کے حق میں۔ مگر کوئی مقابلہ میں نہ آیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی اپنے متعلق کڑی شرطیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوت مباہلہ میں تحریر فرمایا۔ کہ میں اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھا جاؤں گا۔ جب میں عذاب سے بچ جاؤں۔ اور میرے مدمقابل جو لوگ ہوں گے وہ عذاب میں مبتلا ہوں۔ اور اس عذاب کی توسیع میں یہ شرط رکھی۔ کہ مدمقابل اپنی تعداد کو دو ہزار یا اس سے بھی زائد بڑھا سکتے ہیں۔ پھر فرمایا ہے کہ ان میں سے اگر ایک بھی عذاب سے بچ جائے تو میں جھوٹا۔ یعنے اگر حضور عذاب میں مبتلا ہو جائیں تو جھوٹے۔ اور اگر حضور خود اور مدمقابل دونوں عذاب میں مبتلا ہو جائیں۔ تو بھی حضور جھوٹے۔ اور اگر حضور بھی عذاب میں مبتلا نہ ہوں اور مدمقابل بھی عذاب میں مبتلا نہ ہوں تو بھی حضور جھوٹے۔ پھر مدمقابل جن میں سے چیدہ لوگ دو ہزار کی تعداد میں سے ہوں۔ اگر ان میں سے ایک بھی عذاب سے بچ جائے۔ تو پھر بھی حضور جھوٹے۔ غرض آپ نے اپنی سچائی کو صرف اس بات کے ساتھ ملزوم کیا۔ کہ حضور ہر ایک قسم کی آفات سے محفوظ رہیں۔ اور مدمقابل جن کی تعداد دس ہو یا ایک سو اکتیس یا ہزار اور دو ہزار ہو سارے کے سارے عذاب میں مبتلا ہوں۔ حالانکہ فطری اور طبعی حالات کے لحاظ سے یہ بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ موت عام طور پر ہمارے ملک میں $\frac{8}{9}$ فی ہزار سالانہ ہوتی ہے اور دیگر مصائب اور حوادث کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو یہ ساری تعداد بارہ اشخاص فی ہزار بمشکل ہو سکتی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لئے یہ کڑی شرط لگائی کہ میرے مدمقابل پر آنے والے دو ہزار ہوں یا اس سے زیادہ۔ یا ۱۳۱ کی وہ جماعت ہو جن کو نام بنام بلایا گیا ہے۔ یا ان میں چیدہ دس آدمی۔ جو تعداد بھی مقابل میں آئے گی۔ اس کا کوئی فرد بھی عذاب سے باہر نہیں رہے گا۔ اس کے مقابلہ میں حضور کی جان ومال اور عزت اور وقار کی غیر معمولی حفاظت کی جائے گی۔ اب دیکھ لیجئے اس میں اتفاقات سارے کے سارے آپ کے خلاف اور آپ کے مخالفوں کے حق میں ہیں۔ پھر بھی وہ مقابلہ میں نہ آئے۔ اور اس طرح اپنے جھوٹے ہونے پر مہر کر دی۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتلائیں کہ حسن بن صباح کی مثال اور مماثلت آپ اور آپ کے گروہ پر صادق آتی ہے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کی جماعت پر

مباہلہ کسی وقت بھی منقطع نہیں کیا گیا

اس سے مولوی صاحب کا یہ عذر بھی باطل ہو جاتا ہے۔ کہ مباہلہ ہونے کے لئے حقیقت الوحی کی اشاعت کی ضرورت تھی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام آتھم والے مجموعہ الہامات کو ہی کافی سمجھا ہے اور فرمایا ہے۔ کہ اس مجموعہ الہامات کو جو کہ میں انجام آتھم میں شائع کرتا ہوں ہاتھ میں لے کر قسم کھاؤں گا کہ یہ کلام الٰہی ہے۔ اور اگر میں اپنے اس ادعا میں جھوٹا ہوں۔ تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور لعنت ایک سال کے اندر اندر نازل ہو۔ اور فریق مخالف سے بھی یہی مطالبہ تھا کہ وہ اس مجموعہ الہامات کو جو کہ انجام آتھم میں شائع کیا گیا ہاتھ میں لے کر قسم کھائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی وحی سے نہیں ہے بلکہ محض افتراء علی اللہ ہے۔ اور اگر ہم اس قسم میں جھوٹے ہیں۔ تو ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایک سال کے اندر اندر نازل ہو اس سے ساری کی ساری شرائط پوری ہو جاتی ہیں۔ اور وہ مباہلہ کا چیلنج جو انجام آتھم میں آپ کو دیا گیا کبھی واپس نہیں لیا گیا۔ اس لئے یہ کہنا کہ یہ مباہلہ نہیں۔ اور کسی وقت منقطع ہو گیا تھا غلط ہے۔ یہ کسی وقت بھی منقطع نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہ کہنا۔ کہ ہم آخری فیصلہ والی دعوت کو انجام آتھم کے مباہلہ سے خواہ مخواہ ملاتے ہیں بالکل غلط ہے۔ کیونکہ وہ چیلنج مباہلہ جب تک واپس نہ لیا جائے قائم ہے۔ اس کو کسی صورت میں منقطع قرار نہیں دیا جا سکتا اور جب کبھی بھی کسی ایسے شخص سے ملاعنہ یا مباہلہ یا قسم مؤکد بعذاب کا معاملہ چھڑے گا۔ جس کا نام انجام آتھم والی فہرست میں درج ہے۔ وہ اسی ابتدائی انجام آتھم والے چیلنج کے ماتحت سمجھا جائے گا۔ اور حقیقۃ الوحی کی اشاعت محض تاکید مزید کے لئے تھی۔ حالانکہ ضروری نہیں تھا کہ سارے کے سارے الہامات شامل کئے جائیں۔ اور یہ ممکن ہے کہ مجموعہ الہامات جو انجام آتھم میں شائع کیا گیا۔ اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری وحی درج نہ کی گئی ہو۔ کیونکہ اصل بحث یہ تھی کہ مفتری علے اللہ تباہ ہو۔ یا آیت اللہ کا انکار کرنے والے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا قطعی انکار

ان امور کا ذکر صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ حق پسند ناظرین مولوی صاحب کے دھوکہ میں نہ آئیں ورنہ اس ساری بحث کو دہرانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اصل امر جو اس وقت زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مارچ ۱۹۰۷ء کے قریب اپنے معتقدین کے مجبور کرنے پر متعدد دفعہ یہ لکھا۔ کہ ہم مرزا صاحب سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یا ان کے جھوٹے ہونے پر قسم مؤکد بعذاب کھانے کو تیار ہیں۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بار بار ایسا لکھا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی طرف سے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں قسم مؤکد بعذاب کا اعلان کیا

اور مولوی ثناء اللہ صاحب جو اس سے چند دن پہلے بار بار قسم مؤکد بعذاب کھانے کی ڈھینگیں مار رہے تھے۔ ان کو اجازت دے دیں کہ اس اعلان کے نیچے جو چاہیں لکھ دیں یعنی چاہیں تو اس چیلنج کو منظور کرلیں۔ اور اس کے مقابل قسم مؤکد بعذاب کا اعلان کر دیں یا اس سے انکار کردیں اور کہہ دیں کہ میں قسم کھانے کو تیار نہیں ہوں یا کوئی دوسری صورت پیش کر دیں۔ یہ اعلان پڑھتے ہی مولوی ثناء اللہ صاحب کی ساری کی ساری مقابلہ کیلئے آمادگی کافور ہوگئی۔ اور اس قسم کے فیصلہ کو منظور کرنے سے قطعی طور پر انکار کردیا۔ اور کہہ دیا کہ مجھ کو یہ طریق فیصلہ منظور نہیں ہے اور نہ اس کو کوئی عقلمند اسکو منظور کرسکتا ہے۔ یہ منہاج نبوۃ کے خلاف ہے اور میری اجازت کے بغیر شائع کیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نیک بندے جلد فوت ہو جاتے ہیں اور بدمعاشوں کو مہلت دی جاتی ہے۔ اس لئے یہ طریق مجھ کو منظور نہیں علاوہ خلاف اسلام اور خلاف وضع منہاج نبوۃ ہونے کے یہ طریق غیر مفید بھی ہے۔ کیونکہ کئی ایک لوگ اس کے مقابلہ پر آئے اور فوت ہوگئے ان کی وفات کسی رنگ میں فیصلہ کن ثابت نہیں ہوئی۔ اسی طرح میں بھی اگر امریکن ڈوئی۔ یا عبداللہ آتھم امرتسری۔ یا لیکھرام پشاوری کی طرح ہلاک ہوگیا تو کیا فائدہ ہوگا۔ آپ مستجاب الدعوات ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ میں اپنی زندگی میں آپ کے نشانات دیکھوں اور آپ کی ہدایت سے مستفیض ہوں۔ ہدایت تو میرا مقصود ہے۔ اگر میں مر گیا تو کیا ہدایت پاؤں گا اور کیا فائدہ اٹھاؤں گا۔

چونکہ حضور کے اعلان سے یہ بات مترشح ہوتی تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جس طرح بھی چاہیں ان کے ساتھ فیصلہ ہوکر رہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس حاسد دشمن کی عمر کو لمبا کردیا اور ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں نشان پر نشان ظاہر کرنے شروع کردیئے۔ تاکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو ان کا منہ مانگا نشان دیا جائے۔ اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو یہ نہ کہہ سکیں۔ ا للھم ارجعون لعلی نعمل صالحا فی ما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون۔

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت ظاہر ہوگئی

پس اصل امر تو زیر بحث یہ ہے کہ مولوی صاحب نے فیصلہ کے خلاف دوسری تجویز پیش کی یا نہیں۔ اور ان کی درخواست کے مطابق واقعات ظاہر ہو رہے ہیں یا نہیں اگر یہ درست ہے۔ تو پھر اس قسم کی بحث کہ یہ اعلان مباہلہ تھا یا قسم مؤکد بعذاب کے لئے چیلنج۔ یا محض دعا تھی یا بد دعا تھی۔ اصل معاملہ سے تعلق نہیں رکھتی اگر یہ مباہلہ تھا تو مولوی صاحب کی تجویز اور خواہش کے مطابق واقع ہوا۔ اگر یہ قسم مؤکد بعذاب تھی تو پھر بھی یہ مولوی صاحب کی درخواست اور خواہش کے مطابق واقع ہوئی۔ کیونکہ زندہ رہنا اور دشمن کی کامیابی دیکھنا عذاب الٰہی ہے جس میں مولوی صاحب گرفتار ہیں (لا یموت فیھا ولا یحییٰ) اور اگر جیسا کہتے ہیں یہ دعا تھی۔ تو پھر بھی وہ مولوی صاحب کی خواہش اور استدعا کے مطابق واقع ہوئی۔ ان سب صورتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کا حق پر ہونا ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی تائید اور حضرت جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حاصل ہے۔ جس طرح جوق درجوق انسان سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ آپ دیکھ رہے ہیں اگر آج سے چند سال پہلے مر جاتے تو مولوی صاحب یہ جانکاہ نظارہ نہ دیکھتے ان ساری تائیدات الٰہیہ کو اور اعجازات کرامات کو دیکھتے ہوئے بھی مولوی صاحب نہ مانیں۔ تو اسکی ذمہ داری مولوی صاحب پر رہے گی کہ وہ یاد رکھیں اس انکار اور کفر کی سزا ان کو بھگتنی پڑیگی اور جو لوگ ان کی وجہ سے حق سے محروم رہے ان کے گناہوں کا بوجھ بھی آپکی نازک پیٹھ پر لادا جائیگا اب تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور غالباً وہ دن قریب ہیں کہ آپ پر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کر کے اندھی دنیا کو خوب لوٹا ہے۔ اب توبہ کر کے دین بھی حاصل کرلیں۔ اس میں آپ کا کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اب دنیا کے کمانے کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے اسے درست کرنے کی فکر کرنی چاہیئے اور اپنی اولاد کے لئے انکار کی لعنت پیچھے نہ چھوڑ جائیں۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

سلسلہ خدام کا نہایت ہی ضروری وجود

قومی ترقی محض توپ و تفنگ اور گولہ بارود سے حاصل نہیں ہوا کرتی اس طرح ترقی تو یقیناً ہو جاتی ہے۔ اور ایک وسیع حصہ ارض پر غلبہ بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ کوئی حقیقی ترقی اور دائمی غلبہ نہیں ہوتا۔ یہ ترقی صرف وقتی ہوتی ہے۔ حقیقی ترقی کسی قوم کو اپنے میں نیک اخلاق اور خوش اطوار پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ان بلند اخلاق سے جہاں قوم کی اندرونی حالت سنورتی ہے۔ اور قلوب کو صیقل کیا جاتا ہے۔ وہاں اپنے نیک نمونہ سے دوسروں کو جذب کرنے کی صلاحیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہی جذب وہ حقیقی غلبہ ہوتا ہے جو دنیا کے آب و گل پر ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کے قلوب پر ہوتا ہے۔ اور اسی کو کسی قوم کی کامیابی اور کامرانی کی آخری حد اور انتہا کہا جاسکتا ہے۔

یہ اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ خیالات اور اصلاح صحیح نہ صرف اس حصہ قوم میں پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ جو عمر کے آخری مرحلہ میں پہنچ چکا ہوتا ہے۔ بلکہ ان سے صحیح فائدہ تبھی حاصل کیا جاسکتا ہے جب قوم کے نوجوانوں کو اس روحانی اسلحہ سے مسلح کیا جائے۔ تاکہ قوم کا نوجوان عنصر جس کے سامنے ایک لمبا وقت قوم کی خدمت کے لئے ہوتا ہے۔ اس روحانی ساز و سامان سے مزین ہوکر ترقی کے میدان میں اترے۔ اور نہ لوٹے جب تک کہ قوم کو ترقی کے بلند مقام پر نہ پہنچا دے۔

پس احمدیت (جس کی ترقی لازمی اور قطعی ہے) ترقی کے اس زرین اصول کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے سلسلہ کے نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا۔ اور اس کے قیام کی اہمیت کو احباب جماعت کے سامنے ان الفاظ میں رکھا کہ خدام الاحمدیہ جیسی جماعت کا وجود ایک نہایت ہی ضروری اور اہم کام ہے۔ اور نوجوانوں کی درستی اور اصلاح اور ان کا ایک نیک کاموں میں تسلسل ایک ایسی بات ہے۔ جسے کسی صورت نظرانداز نہیں جاسکتا۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۳۹ء) کیونکہ آج کے تربیت یافتہ اور اصلاح یافتہ نوجوان ہی کل قوم کی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے قابل ہوسکتے ہیں۔ اور نوجوانوں کا گروہ ہی قوم کا ایک ایسا حصہ ہوتا ہے۔ جو قومی ترقی کو کسی لمبے عرصے تک قائم رکھ سکتا ہے۔

پس ہر وہ مخلص احمدی جو حضور کے ارشاد مبارک کے ماتحت خدام الاحمدیہ کے وجود کو سلسلہ کی ترقی کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ نہ صرف ضروری سمجھتا ہے۔ بلکہ عملی طور پر اس کے کاموں میں دلچسپی لیتا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے پوری پوری کوشش کرتا ہے وہی اور صرف وہی احمدیت سے وابستہ ہونے کا صحیح حق ادا کر رہا ہے۔ اور ثبوت ہے اس بات کا کہ وہ سلسلہ کی ترقی کے لئے حقیقی تڑپ اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اور اس کے برعکس وہ لوگ جو خدام الاحمدیہ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ باوجود ہمت اور طاقت اس کو فروغ دینے کی کوشش نہیں کرتے باوجود استطاعت کے اس کی مالی امداد

امداد نہیں کرتے۔ وہ یقیناً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشائے مبارک کے خلاف اس بات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ ہر ایک کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہے۔ اور وہ خوب جانتا ہے۔ کہ کون اس کے قائم کردہ خلیفہ کے اوامر کو صحیح طور پر پہچانتا ہے۔ اور ان کی تعمیل کے لئے ممکن کوشش کرتا ہے۔ اور کون باوجود استطاعت کے اس سے بچتا اور گریز کرتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ حضور کی ہی اجازت کے ماتحت ایک عمارت کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔ چنانچہ اس غرض کیلئے کافی سے زیادہ تحریک کی جا چکی ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور اجازت کے ماتحت جو تحریک بھی کی جائے۔ وہ درحقیقت منشائے ایزدی کے ماتحت وابستگان کیلئے انکے اخلاص کا امتحان ہوتا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس امتحان میں کامیاب ہوں۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لائل پور میں صداقتِ اسلام پر تقریریں

مقامی آریہ سماج نے دعوت دی کہ ہماری مذہبی کانفرس منعقدہ ۲۳ مئی میں مسئلہ نجات پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالی جائے۔ مرکز سے مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل کو بلایا گیا۔ اور کانفرنس میں آپکا لیکچر نہایت توجہ اور پسندیدگی سے سنا گیا۔ مولوی صاحب نے مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر نصف گھنٹہ کے قلیل وقت میں نہایت خوش اسلوبی سے روشنی ڈالی یہ مضمون بہت پسند کیا گیا۔ آریہ لیکچرار نے اپنے وقت میں مضمون کو ایک طرف چھوڑ کر اسلامی عقیدہ پر اعتراض کرنے شروع کر دیئے

کانفرنس کے اختتام پر جماعت احمدیہ نے پنڈت صاحب کے اعتراضات کا جواب دینے کیلئے ۲۴ مئی کو نو بجے شب عید باغ میں پبلک جلسہ کیا۔ جسمیں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا گیا جلسہ گاہ حاضرین سے کھچا کھچ بھر گئی تعداد تقریباً دس ہزار تک پہنچ گئی۔ مولوی صاحب نے آریہ پنڈت صاحب کے تمام اعتراضات کے نہایت مدلل اور معقول جواب دیئے۔ اور ساتھ ہی اسلامی اصول کے محاسن اور خوبیاں پیش کیں۔ دو گھنٹے کا لیکچر پبلک نے نہایت سکون واطمینان کے ساتھ سنا۔

خاکسار شیخ محمد یوسف سیکرٹری نشر و اشاعت لائل پور

ضرورت معلم

ریاست بہاولپور میں ایک ایس۔ڈی۔او۔ صاحب محکمہ انہار کو اپنی تین بچیوں کو تعلیم دینے کیلئے ایک پختہ عمر کے معلم کی ضرورت ہے۔ جو چھٹی۔ چوتھی اور دوسری جماعت میں پڑھتی ہیں معلم میٹرک تک کل مضامین پڑھانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ اور قرآن کریم باترجمہ پڑھا سکتا ہو۔

فی الحال تنخواہ بیس روپے ماہوار دی جائے گی۔ کھانا اور رہائشی مکان اس کے علاوہ ہوگا۔ ایک سال کی کارگذاری دیکھ کر ۲۵ روپے ماہوار تنخواہ کر دی جائے گی۔ ضرورتمند احباب جلد درخواست کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۶ مئی - عراق میں لڑائی کی جو کیفیت ہے برطانیہ اس کی خبریں لمحہ بہ لمحہ ترکی کو دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ انقرہ کے برطانوی سفیر نے ترکی وزیر خارجہ سے گفتگو کی جس میں ترکی وزیر خارجہ نے کہا کہ ترکی دل سے یہ چاہتا ہے کہ عراق سمجھ جائے اور اس لڑائی سے باز آجائے ترکوں کا خیال ہے کہ رشید علی نے اپنے ملک سے غداری کی ہے۔ ایک ترکی اخبار لکھتا ہے کہ رشید علی کی گورنمنٹ دنیا کو تو یہ دکھانے کی کوشش کر رہی ہے کہ وہ عراق کی آزادی کے لئے لڑ رہی ہے لیکن درحقیقت وہ نازیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنی ہوئی ہے اور اس لڑائی کا اثر اس جنوبی علاقہ پر پڑ رہا ہے جس سے ترکی کی سلامتی وابستہ ہے۔ ایک اور اخبار نے عراق والوں کو مشورہ دیا ہے کہ لڑائی کو فوراً بند کر دیا جائے۔ مصر کا اخبار "الاہرام" لکھتا ہے کہ عراقیوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ اس لڑائی کی آگ کو اب ٹھنڈا کر دیں۔

نئی دہلی ۶ مئی - عراق میں جو حالات پیدا ہو گئے ہیں ان کے نتیجہ کے طور پر آسٹریلیا برطانیہ اور جنوبی افریقہ میں ہوائی ڈاک کا آنا جانا کچھ دنوں کے لئے کم کر دیا گیا ہے۔ تاریں اور چٹھیاں وغیرہ اب بھی بھیجی جا سکتی ہیں مگر انہیں پہنچنے میں کچھ دیر لگے گی۔

لنڈن ۶ مئی - یوگوسلاویہ کی گورنمنٹ نے بلغراد چھوڑنے کے بعد آج پہلی مرتبہ مڈل ایسٹ کے کسی مقام سے اعلان کیا ہے کہ یوگوسلاویہ کی حکومت کو برطانیہ امریکہ اور روس کی دوستی پر بھروسہ ہے۔ جنہوں نے یہ اصول تسلیم کیا ہوا ہے کہ چھوٹے چھوٹے ممالک کو بھی آزاد رہنے کا حق حاصل ہے۔ آخر میں کہا گیا ہے کہ یوگوسلاویہ کے رہنے والے اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک وہ آزادی حاصل نہیں کر لیتے۔

لنڈن ۶ مئی - امریکہ کے وزیر جنگ نے آج رات ایک اہم تقریر براڈکاسٹ

کرنے والے ہیں۔ مبصرین کا خیال ہے کہ وہ اس بات پر زور دیں گے کہ جو جہاز سامان لے کر برطانیہ جائیں یونائیٹڈ سٹیٹس ان کی حفاظت کے لئے جنگی جہاز بھیجا کرے۔ اسی طرح وہ جرمنوں کو خبردار کریں گے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس اپنے جہاز غرق کرانے کے لئے تیار نہیں۔

لنڈن ۶ مئی - آج جرمنوں نے ڈوور میں غباروں کے جال پر حملہ کیا۔ توپوں سے ان پر گولہ باری کی گئی۔ چنانچہ دشمن کا ایک جہاز گرا لیا گیا۔ ایک اور جہاز کو بھی غالباً نقصان پہنچا ہے کیونکہ اس میں سے دھوئیں کے بادل اڑنے لگ گئے تھے اور وہ لڑکھڑاتا ہوا فرانسیسی کنارہ کی طرف جاتا ہوا دکھائی دیا تھا۔

لنڈن ۶ مئی - کل رات برطانیہ پر جو ہوائی حملے ہوئے ان میں ہمارے شکاری جہازوں نے کامیاب حصہ لیا دشمن نے چاند نکلتے ہی حملے شروع کر دیئے تھے جس پر ہمارے جہاز ان سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے فوراً ہوا میں پہنچ گئے اور ان کے آٹھ جہازوں کو گرانے میں کامیاب ہو گئے مرسی سائڈ اور دوسرے کئی شہروں پر بم گرے۔

لنڈن ۶ مئی - واشنگٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ نازیوں نے وشی گورنمنٹ کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ مراکو میں اسے سمندری اور ہوائی اڈے بنانے دیئے جائیں۔

رنگون ۶ مئی - آج برما کے نئے گورنر نے اپنے عہدہ کا چارج لیا۔ اور حلف وفاداری اٹھایا۔

لاہور ۵ مئی - سیلز ٹیکس کے خلاف بیوپاریوں کی ایجی ٹیشن آج پانچ روز کے بعد ختم ہو گئی ہے جب کہ پنجاب گورنمنٹ نے اپنے ایک اعلان میں پنجاب بیوپار منڈل کے تینوں مطالبات

منظور کر لئے۔ پنجاب گورنمنٹ نے یقین دلایا ہے کہ سیلز ٹیکس کے قواعد مرتب کرتے وقت بیوپار منڈل سے مشورہ لیا جائے گا سخت قوانین نہیں بنائے جائیں گے اور اس بات پر غور کیا جائے گا کہ سیلز ٹیکس ایک ہی مرحلہ پر لگے۔ اس کمیونک کے پیش نظر لالہ بہادر لال جی صدر پنجاب بیوپار منڈل نے اعلان کیا کہ ہڑتال کھول دی جائے۔ چنانچہ اب ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔

لنڈن ۵ مئی - ٹائمز کے نامہ نگار نے قاہرہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ فلسطین کا سابق مفتی اعظم عراق میں برطانیہ کے خلاف منافرت پھیلانے کے لئے رشید علی کے ساتھ مل گیا ہے آج لنڈن میں بیان کیا گیا کہ برطانیہ کو عراق کی موجودہ صورت حالات پر افسوس ہے برطانیہ عراق پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ محض یہ چاہتا ہے کہ اینگلو عراقی معاہدہ کے مطابق اسے جو حقوق حاصل ہیں وہ برقرار رہیں۔ اگر رشید علی اور اس کے ساتھی لڑنا بند کر دیں تو دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات پھر قائم ہو سکتے ہیں۔

لاہور ۵ مئی - آج پنجاب وار بورڈ کی میٹنگ سر سکندر حیات خاں کی صدارت میں گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی سر سکندر حیات خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کے بادل روز بروز ہمارے نزدیک آ رہے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم متحد ہو جائیں۔ اس کے بعد گورنر پنجاب نے تقریر کی جس میں آپ نے مسٹر چرچل کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ عین ممکن ہے کہ ہر ہٹلر ہندوستان پر حملہ کر دے عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ جنگ کے لئے پوری پوری کوشش کی جائے۔ آپ نے سوک گارڈوں کی بھرتی اور جنگ کے کام کے سلسلہ میں متحدہ کوشش کرنے کی اپیل کی اور فرمایا کہ یہ آپس میں لڑنے کا وقت نہیں

اس وقت گھر بلو لڑائیاں جن کے لئے ہم مورچے لگانے اور ہڑتالیں کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

نئی دہلی ۵ مئی - حکیم نابینا صاحب جو ڈاکٹر انصاری کے بڑے بھائی تھے وفات پا گئے ہیں آپ کی میت کو تجہیز و تکفین کے لئے گنگوہ ضلع سہارنپور لے جایا گیا ہے۔

لنڈن ۶ مئی - انگریزی جہازوں نے ناروے سے لے کر بحر اٹلانٹک سے فرانسیسی کنارہ تک دشمنوں کی خوب خبر لی ہے۔ چنانچہ گذشتہ ۳ راتوں سے وہ لگاتار اس علاقہ میں بم برسا رہے ہیں مگر اس دوران میں برطانیہ کا ایک جہاز بھی کام نہیں آیا۔ ادھر مئی کے آغاز سے لے کر اب تک جرمنی کے ۳۸ جہاز نکالے جا چکے ہیں۔ جنوبی ناروے میں بھی دشمن کے ہوائی اڈوں پر بم برسائے گئے یہ سب حملے رات کے وقت کئے گئے تھے۔ دن کے وقت دشمن کے کئی سامان لے جانے والے جہازوں پر حملہ کیا گیا۔ اس حملہ میں بھی کوئی انگریزی جہاز کام نہیں آیا۔

لنڈن ۶ مئی - انگریزی جہازوں نے بریسٹ پر کتنے زور کی بمباری کی ہے اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ ایڈمرل ڈارلان کو بریسٹ کی گودیوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی اجرت بڑھانی پڑی ہے۔

بہاولپور ۶ مئی - ریاست بہاولپور کے چیف منسٹر صاحب آجکل تمام ریاست کا دورہ کر رہے ہیں اور لوگوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ آج کل دنیا کی کیا حالت ہے۔ ایک جگہ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لڑائی میں حکومت برطانیہ کو زیادہ سے زیادہ مدد دینی چاہیئے اور برطانیہ کی فتح کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔

قاہرہ ۶ مئی - کل رات دشمن کے جہاز سکندریہ پر اڑتے دیکھے گئے ہوائی توپوں نے ان پر گولے برسائے جس پر جہاز بھاگ گئے۔